www.KitaboSunnat.com



مقالات

ڈاکٹر عابدہ خواجہ

# اسلام کے معاشرتی نظام میں عورت کے حقوق کا تحفظ

## معاشرتی تحفظ

جس طرح اسلام کے اخلاقی نظام میں عورت کے حقوق کو تحفظ دیا گیا ہے۔ اس طرح اسلام کے معاشرتی نظام میں بھی عورت کے حقوق کا تحفظ ہے، چنانچہ اسلام جہاں دیگر مقہور و مظلوم طبقات انسان کے لیے رحمت بن کر آیا، وہاں وہ دیرینہ، مجبور، لاچار، بے کس اور ظلم و ستم کی چکی میں پسنے والی اس صنفِ نازک کے لیے بھی ابرِ رحمت ثابت ہوا، اسلام نے انسان ہونے کے ناطے سے مرد اور عورت کو برابر قرار دیا، اور اعلان کیا کہ کسی مرد کو محض مرد ہونے کی بنا پر افضل اور عورت کو عورت ہونے کی بنا پر ذلیل اور کمتر نہیں تصور کیا جائے گا۔ ارشادِ ربانی ہے:۔

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ٱتَّقُوا۟ رَبَّكُمُ ٱلَّذِى خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَٰحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَآءً ۚ

ترجمہ: اے لوگو! اس خدائے بزرگ و برتر سے ڈرو جس نے تمہیں ایک ہی جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کی بیوی کو بھی اور بعد ازاں ان دونوں سے بے شمار مرد اور عورتیں پھیلا دیں۔

امام بیضاوی فرماتے ہیں:۔



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اَیْ خَلَقَکُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَۃٍ وَخَلَقَ مِنْ اُمِّکُمْ حَوَّاءَ مِنْ ضِلَعٍ مِنْ اَضْلَاعِہٖ

فرماتے ہیں یعنی تمہیں ایک ہی شخص سے پیدا کیا اور اسی کی پسلیوں میں سے ایک پسلی سے تمہاری ماں حوا کو پیدا فرمایا۔

جس طرح آدم نسل انسانی کے باپ ہیں' اس طرح حواء تمام نسل انسانی کی ماں ہیں' اللہ تعالیٰ نے حواء کو آدم ہی کی نسل سے بنایا ہے' اس وجہ سے عورت کوئی ذلیل و حقیر فروتر اور فطرتاً گناہ گار مخلوق نہیں ہے' بلکہ یہ بھی شرف انسانیت میں برابر کی شریک ہے' اس کو حقیر و ذلیل مخلوق سمجھ کر نہ اس کے حقوق سے محروم کیا جاسکتا ہے اور نہ کمزور خیال کرکے' ظلم و ستم کا نشانہ بنایا جاسکتا ہے۔ (3)

## تحفظ جان

اسلام نے ایک انسان (بلا قیدِ جنس) کے قتل کو تمام انسانوں کا قتل ٹھہرا کر تحفظ جان کی اہمیت پر جس طرح زور دیا ہے' اس کی نظیر دنیا کے مذہبی' اخلاقی یا قانونی لٹریچر میں کہیں نہیں ملتی۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے :۔

مَن قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ

جس نے کسی انسان کو جان کے بدلے یا زمین میں فساد پھیلانے کے سوا کسی اور وجہ سے قتل کیا' اس نے گویا تمام انسانوں کو قتل کردیا' اور جس نے کسی کی جان بچائی' اس نے گویا' تمام انسانوں کو زندگی بخش دی۔

مولانا ابو علی الفضل بن الحسین الطبریؒ فرماتے ہیں

مَن قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا

بنی اسرائیل کے بارے میں لکھا ہے' جو شخص کسی کو قتل کرے گا' اس نے گویا' ساری دنیا کو قتل کردیا' اور جو ایک جان بچائے گا' اس نے گویا ساری دنیا کی جان بچائی۔ (6)

ارشادِ ربانی ہے :۔



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وَلَا تَقْتُلُوٓاْ أَوْلَٰدَكُم مِّنْ إِمْلَٰقٍ ۖ نَّحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ ۖ وَلَا تَقْرَبُواْ ٱلْفَوَٰحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۖ وَلَا تَقْتُلُواْ ٱلنَّفْسَ ٱلَّتِى حَرَّمَ ٱللَّهُ إِلَّا بِٱلْحَقِّ ۚ

ترجمہ : اور تم اپنی اولادوں کو مفلسی کے ڈر سے قتل نہ کرو ہم تمہیں بھی رزق دیتے ہیں اور انہیں بھی اور ظاہری و باطنی بے حیائی کے قریب بھی نہ پھٹکو اور اس جان کو قتل نہ کرو جس کا قتل اللہ نے حرام کیا ہے ماسوائے حق کے۔

اس میں یہ حقیقت واضح فرمائی گئی ہے، کہ اللہ تعالیٰ نے ہر جان کو محترم ٹھہرایا، اس پر تعدی حرام ہے، الا آنکہ وہ کسی ایسے جرم کا ارتکاب کرے، جس کے نتیجے میں وہ قانونِ الٰہی کی اس حفاظت سے محروم ہو جائے (8)

مولانا اشرف علی تھانویؒ فرماتے ہیں :۔

اپنے اولادوں کو افلاس کے سبب قتل مت کرو، کیونکہ ہم ان کو اور تم کو دونوں کو رزق دیں گے اور (وہ تمہارے) رزق مقرر میں شریک نہیں ہیں، پھر کیوں قتل کرتے ہو جبکہ قتل کرنا حرام ہے،

وَلَا تَقْتُلُواْ ٱلنَّفْسَ ٱلَّتِى حَرَّمَ ٱللَّهُ إِلَّا بِٱلْحَقِّ ۚ

جن کا خون کرنا اللہ نے حرام کردیا ہے، اس کو قتل مت کرو، ہاں مگر حق (شرعی) پر (قتل جائز ہے) مثلاً" قصاص میں، رجم میں، پس قتل ناحق حرام ہوا، ان سب کا اللہ نے تاکیدا" حکم دیا ہے، تاکہ تم ان کو سمجھو اور سمجھ کر عمل کرو (9)

جار اللہ زمخشری فرماتے ہیں :۔

إِلَّا بِالْحَقِّ ۔ كَالْقِصَاصِ وَالْقَتْلِ عَلَى الرِّدَّةِ وَالرَّجْمِ (10)

یعنی حق سے قتل کرنے کا مفہوم یہ ہے کہ مثلاً" قصاص میں، ارتداد میں یا رجم میں قتل کیا جائے۔

شیخ ابو علی الفضل بن الحسن الطبری فرماتے ہیں :۔

إِلَّا بِالْحَقِّ ۔ اَلْحَقُّ الَّذِي يُسْتَبَاحُ بِهِ قَتْلُ النَّفْسِ الْمُحَرَّمِ ثَلَاثَةُ أَشْيَاءَ ، اَلْقِصَاصُ وَالزِّنَا بَعْدَ الْإِحْصَانِ وَالْكُفْرُ بَعْدَ الْإِيمَانِ (11)

وہ حق جس کے تحت کسی محترم جان کا قتل مباح ہو جاتا ہے، اس کی تین صورتیں



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہیں۔ قصاص' حالتِ احصان کے بعد زنا کا ارتکاب' ایمان لانے کے بعد کفر اختیار کرنا۔
مولانا ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود النسفی فرماتے ہیں :۔

الا بالحق کے تحت قتل کرنا جائز ہے' جیسے مرتدین کو قتل کرنا' یا قاتل سے قصاص لینا' یا زانی محصن کو سنگسار کرنا' حضرت (عبداللہ) بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ۔ کسی مسلمان کا خون مباح نہیں در آں حالیکہ وہ یہ گواہی دیتا ہو' کہ میں اللہ کا رسول ہوں' مگر تین صورتوں میں اس کا خون مباح ہو جاتا ہے ۔ اولاً" یہ کہ زانی محصن ہو ثانیاً" یہ کہ وہ قاتل ہو' ثالثاً" یہ کہ وہ دین اسلام چھوڑ کر مسلمانوں کی جماعت سے علیحدہ ہو۔

محمد جواد مغنیہ فرماتے ہیں :۔

"کسی جان کے قتل کے بارے میں اصل چیز حرمت ہے' اور کسی شرعی سبب کے بغیر قتل نفس جائز نہیں ہے' شرعی اسباب چار ہیں' جن میں سے تین اسباب کے بارے میں سنت میں نص موجود ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا "کسی مسلمان کا خون سوائے تین حالتوں کے مباح نہیں ہے' یہ کہ وہ مرتد ہو جائے' یہ کہ وہ شادی شدہ ہو اور پھر زنا کا مرتکب ہو' یہ کہ وہ کسی کو ناحق قتل کردے' اور قرآن کی سورۃ مائدہ کی آیہ 33 کے اندر چوتھی حالت یہ بیان ہوئی ہے' کہ جو لوگ اللہ اس کے رسول سے جنگ کرتے ہیں وہ ملک میں فساد مچاتے ہیں' ان کی سزا تو یہ ہے کہ وہ چن چن کر قتل کیے جائیں یا سولی پر لٹکا دیے جائیں۔ (۱۳)

لیکن عرب جاہلیت کے اجڈ قبائل میں سنگدل باپ اپنی بیٹیوں کو زندہ درگور کردیتے تھے' بیشتر تو اس سنگدلی کا سبب فقر کا اندیشہ ہوتا' مگر بعض حالات میں غربت کی بے اعتدالی بھی اس کا باعث بن جاتی۔ انہوں نے اپنی اولادوں کو قتل کیا' اللہ کے بخشے ہوئے رزق کو اپنے اوپر حرام کیا۔ (14) پھر اسلام نے آکر لڑکیوں کے قتل سے روکا' فقر و فاقہ کا خوف ان کے دل سے نکالا' الرزاق کی قوتِ متین پر اعتماد کا جذبہ پیدا کیا' اور اعلان کردیا گیا کہ :۔

وَلَا تَقْتُلُوٓا أَوْلَـٰدَكُم مِّنْ إِمْلَـٰقٍ ۖ نَّحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ

اور اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل نہ کرو' ہم تمہیں بھی رزق دیتے ہیں اور انہیں بھی دیں گے۔

مولانا ابو الفداء اسماعیل بن کثیرؒ فرماتے ہیں :۔


محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہر جان خود محترم ہے' اس وجہ سے اس کی جان کو قتل بغیر کسی حق شرعی (بغاوت یا ارتکابِ زنا) کے قتل کرنا جائز نہیں (16)

ارشاد ربانی ہے :۔

وَلَا تَقْتُلُوٓا۟ أَوْلَـٰدَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلَـٰقٍ ۖ نَّحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَإِيَّاكُمْ ۚ إِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْـًٔا كَبِيرًا

اس میں قتل اولاد کی ممانعت کردی گئی اور فرمایا کہ اصل رازق تو خود خدا ہی ہے' تو کسی دوسرے کو یہ حق کہاں سے پہنچتا ہے کہ وہ کسی دوسری جان کو اس اندیشہ سے ہلاک کردے کہ وہ کھائے گی۔

علامہ الشوکانیؒ فرماتے ہیں :۔

خشية إملاق۔ مخافة الفقر والفاقة (18)

کہ "خشیۃ املاق" سے مراد فقر و فاقہ سے ڈر کر قتل کرنا ہے۔

عرب جاہلیت میں لڑکیوں کو زندہ درگور کرنے کی جو سنگدلانہ رسم جاری تھی اس کی بڑی وجہ یہی تھی کہ وہ سمجھتے تھے کہ عورت کوئی کماؤ فرد تو ہے نہیں۔ اس لیے لڑکیوں کی پرورش کا بوجھ کیوں اٹھایا جائے۔ قرآن نے اس سنگدلانہ جرم کے اصل محرک پر ضرب لگائی اور اس بربریت کا خاتمہ کیا۔ (19)

مولانا ابوالاعلی مودودیؒ فرماتے ہیں :۔

عرب عورت کے وجود کو موجبِ ذلت اور عار سمجھتے تھے' لڑکی کی پیدائش ان کے لیے غم و اندوہ کا باعث تھی' وہ نرینہ اولاد پر اتراتے اور فخر کرتے' لیکن لڑکیوں کے وجود' ان کے سرِ عظمت کو جھکا دیتا' چنانچہ ظہورِ اسلام کے وقت عرب کے سفاکانہ مراسم میں سب سے زیادہ بے رحمی و سنگدلی کا کام معصوم بچوں کو مار ڈالنا' اور لڑکیوں کا زندہ گاڑ دینا تھا۔ یہ بے رحمی کا کام خود والدین اپنے ہاتھوں سے اپنی مرضی سے سرانجام دیتے تھے (20)

ارشاد ربانی ہے :۔

بِأَىِّ ذَنۢبٍ قُتِلَتْ ۝٩ وَإِذَا ٱلصُّحُفُ نُشِرَتْ

کہ جب زندہ گاڑی ہوئی لڑکی سے سوال کیا جائے گا کہ تو کس جرم کی پاداش میں قتل کی گئی؟



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



علامہ الشوکانیؒ فرماتے ہیں :۔

کہ عرب کا دستور یہ تھا کہ کسی ایک کے ہاں لڑکی پیدا ہو جاتی تو اس کو باعث عار و ننگ سمجھتے ہوئے زندہ ہی دفن کردیتے اور "موءودہ" اصلاً "ثقل" سے ماخوذ ہے کیونکہ انہیں دفن کرکے ان پر مٹی ڈال دی جاتی تھی پس وہ اس بوجھ کی بنا پر دم گھٹنے سے مرجاتی تھیں (22)

ارشاد باری تعالیٰ ہے :۔

وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُم بِالْأُنثَىٰ ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ

ان کی حالت یہ ہے، کہ جب ان کو بتایا جاتا ہے، کہ ان کے ہاں بیٹی پیدا ہوئی ہے، تو ان کے ہاں صف ماتم بچھ جاتی ہے اور چہروں پر مایوسی کی سیاہی پھیل جاتی ہے، دل غم و اندوہ سے بھر جاتا ہے۔ (24)

ارشاد ربانی ہے :۔

وَلَا تَقْتُلُوٓا۟ أَنفُسَكُمْ

مولانا اشرف علی تھانویؒ فرماتے ہیں :۔

تم ایک دوسرے کو قتل مت کرو، اس لیے کہ ضرر انسانی کی صورتوں کو منع فرمادیا گیا دوسرا شخص پھر تم کو ضرر پہنچادے گا، جو شخص ایسا فعل کرے گا، تو وہ حدِ شرع سے گزرے گا تو اللہ دوزخ کی آگ میں ڈالے گا۔ (26) ارشادِ باری تعالیٰ ہے :۔

وَلَا يَقْتُلْنَ أَوْلَٰدَهُنَّ

مولانا امین احسن اصلاحیؒ فرماتے ہیں :۔

کیونکہ قتلِ اولاد کا ارتکاب مشرکانہ توہمات کے تحت بھی ہوتا تھا اور اندیشہ فقر اور بے جا غیرت کے تحت بھی۔ (28)

لہٰذا اسلام نے سب سے پہلے عورت کی عظمت کو بحال کیا، اور اسے اس طرح محترم گردانا جس طرح مرد کی ذلت کو سمجھا جاتا تھا، معاشرے میں اس کی حیثیت کا احساس دلایا اگر بیٹی ہے تو باعث رحمت، اگر بہن ہے تو، عزت اور احترام کی حقدار ہے، اور اگر ماں ہے، تو اس کے پاؤں تلے جنت ہے، اگر بیوی ہے، تو قلبی مودت و رحمت، گویا اسلام میں پہلی مرتبہ عورت بحیثیت ماں، بیٹی، بیوی اور بہن نے اپنا صحیح مقام حاصل کیا۔

نکاح و طلاق کے قوانین کی اصلاح فرما کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورت کو



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ظلم و ستم سے نجات دلائی' اس کے لیے دائرہ عمل متعین فرمایا تاکہ اس کا تحفظ ہو سکے۔ (29)

## شخصی آزادی کا تحفظ

یورپ میں آج تک عورت اپنے ذاتی نام سے اپنی شخصیت نمایاں نہیں کر سکتی' جب تک شادی نہیں ہوئی' مس ٹامسن ہے۔ جب شادی ہو گئی' تو مسز جو سن ہو گئی' یعنی خود اس کی شخصیت کوئی مستقل انفرادیت نہیں رکھتی' یا باپ کے سائے میں دکھائی دے گی یا شوہر کے' لیکن مسلمانوں کی معاشرتی تہذیب میں کبھی ایسا نا منصفانہ تخیل پیدا نہیں ہوا' عورت لڑکی ہو' یا بیوی وہ ہمیشہ فاطمہ اور عائشہ کی ہی حیثیت سے نمایاں ہو گی' چنانچہ ہندوستان اور مصر میں یہ طریقہ عام ہو گیا ہے کہ "مس" اور "مسز" "مادموزیل" اور "مادام" کی ترکیب سے جدید تعلیم یافتہ خواتین کو یاد کیا جاتا تھا۔

نزول قرآن سے پہلے عرب کا بھی وہی حال تھا جو اس بارے میں تمام دنیا کا تھا۔ لیکن قرآن مجید کی تعلیم نے جو انقلاب حال پیدا کر دیا' وہ یہ ہے 'کہ حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد جب مسلمانوں میں پہلی مرتبہ سیاسی خانہ جنگی شروع ہوئی تو ایک گروہ نے حضرت عائشہؓ کی قیادت میں میدان جنگ کا رخ کیا۔ اس وقت کسی مسلمان کے وہم و گمان میں بھی یہ بات نہیں گزری کہ حضرت عائشہؓ عورت وہ کر ایک سیاسی اور فوجی تحریک کی قائد کیسے ہو سکتی ہے ---؟ اس طرح یورپ موجودہ دور میں مردوں کی طرح تصویب کا حق (ملکی انتخابات میں ووٹ دینے) حاصل ہونا چاہیے یا نہیں ---؟ اور انگلستان کے سفرجسٹ ----- (SUFFRAGIST) کی تحریک کا ہنگامہ تو آج کل کی بات ہے' لیکن جو مسلمان آج سے تیرہ سو برس پہلے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے جھنڈے تلے اکٹھے ہوئے تھے' ظاہر ہے کہ انہیں عورتوں کے اس حق کے بارے میں کوئی شبہ نہیں ہو سکتا تھا' جو لوگ مخالف تھے' ان کی مخالفت بھی اصل مابہ النزاع معاملے میں تھی' اس بارے میں نہ تھی' کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا عورت ہو کر ایک جنگ آزما مسلمانوں کے گروہ کی قائد کیونکر ہو سکتی ہیں (30)

## نجی زندگی کا تحفظ

اسلام کے بنیادی حقوق کی رو سے ہر آدمی خواہ مرد ہو یا عورت کو پرائیویٹ یعنی نجی زندگی کو محفوظ رکھنے کا حق حاصل ہے' اس معاملے میں سورۃ نور میں وضاحت کر دی گئی ہے'

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَدْخُلُوا۟ بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّىٰ تَسْتَأْنِسُوا۟

اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں داخل نہ ہو، جب تک کہ ان سے اجازت نہ لے لو، سورۃ الحجرات میں فرما دیا گیا ہے وَلَا تَجَسَّسُوا۟ (32) خواہ مرد ہو یا عورت کو یہ حق نہیں ہے، کہ اپنے گھر سے کسی دوسرے آدمی کے گھر میں جھانکے، ایک شخص کو پورا پورا آئینی حق حاصل ہے، کہ وہ اپنے گھر میں دوسروں کے شور شغب سے، دوسروں کی تاک جھانک سے اور دوسروں کی مداخلت سے محفوظ و مامون رہے، چنانچہ اس کی گھریلو بے تکلفی اور پردہ داری برقرار رہنی چاہیے۔ (33)

## نوٹس

(1) القرآن الحکیم، سورۃ النساء : 1۔

(2) انوار التنزیل و اسرار التاویل، الجزء الرابع، ص 101۔

(3) التفسیر الکبیر، الجزء التاسع، ص 161۔

(4) القرآن الحکیم، سورۃ المائدہ 32۔

(5) مجمع البیان فی تفسیر القرآن، دار احیاء التراث، العربی، بیروت 1379ھ۔
الجزء الثالث، ص 186۔

(6) الف ۔ ابراہیم القطان : تیسیر التفسیر، عمان 1402ھ، المجلد الاول الجزء السادس، ص 475
ب ۔ شاہ رفیع الدین : تفسیر ینز قرآن مجید، گجرات 1968ء، جلد اول، ص 321

(7) القرآن الحکیم، سورۃ الانعام 151 ۔

(8) تدبر قرآن، جلد دوئم، ص 577 ۔

(9) بیان القرآن، جلد سوئم، ص 137

(10) تفسیر الکشاف، المجلد الثانی، ص 61

(11) مجمع البیان فی تفسیر القرآن، الجزء الثالث، الجزء الثامن، ص 383

(12) تفسیر الخازن، المجلد الثانی، ص 69

(13) الف ۔ محمد جواد مغنیہ : التفسیر الکاشف، المجلد الثالث، الجزء الثامن، ص 283۔
(ب) تفسیر ابن کثیر، المجلد الثانی، ص 190۔ عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال " لا یحل دم امری مسلم الا باحدی ثلاث خصال زان محصن یرجم، فرجل



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



قتل متعمدا فیقتل ورجل یخرج من الاسلام و حارب اللہ و رسولہ فیقتل او یُصلب او ینفی من الارض"

(14) تدبر قرآن، جلد سوئم ص 173۔

(15) القرآن الحکیم، سورۃ الانعام : 151 (ب) العدالہ الاجتماعیہ فی الاسلام، ص 37-

(16) تفسیر ابن کثیر، الجلد الثانی، ص 189- وربما قتلوا بعض الذکور خشیتہ الافتقار _______ ان تقتل ولدک خشیتہ ان یطعم معک۔

(17) القرآن الحکیم، سورۃ بنی اسرائیل : 31

(18) فتح القدیر، الجلد الثالث، ص 225

(19) تدبر قرآن، جلد چہارم، ص 499-

(20) تفہیم القرآن، جلد اول، ص 586-

(21) القرآن الحکیم، سورۃ التکویر : 8 - 9 -

(22) فتح القدیر، الجزء الخامس، ص 389-

(23) القرآن الحکیم، سورۃ النحل : 58 -

(24) تدبر قرآن، جلد سوئم، ص 664-

(25) القرآن الحکیم، سورۃ النساء : 29 -

(26) مولانا اشرف علی تھانوی : بیان القرآن، لاہور، المکتبہ الحسن، 1405ھ جلد اول، ص 284 -

(27) القرآن الحکیم، سورۃ الممتحنہ : 12-

(28) تدبر قرآن، جلد پنجم، ص 343 -

(29) خالد علوی : انسان کامل، لاہور 1974ء، ص 651-

(30) ترجمان القرآن، جلد دوئم، ص 193، 195 -

(31) القرآن الحکیم، سورۃ النور : 27-

(32) القرآن الحکیم، سورۃ الحجرات 12-

(33) مولانا ابوالاعلیٰ مودودی : اسلامی ریاست، لاہور 1981ء، ص 565 -



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ